الحمد للّٰہ الملک المنان درین ایام سعادت اقتران بمساعدات و توفیقات بے پایان و معاونت تائید

رسالۂ مسمیٰ بہ

رسالہ عین حق

خباب مولوی مرزا رضا علی صاحب ادام اللّٰہ البی احب

سوال

معروف ومشہور اور کتب مین منقول ومسطور ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السلام
نے باوصفیکہ فرزند سید ابرار ومعصوم حقدار تھے معاویہ ضال وباغی سے بیعت
فرماکے رفع منازعہ کیا اس واقعہ بیعت پر بہت بڑا خلجان قلب مین اکثر
شیعونکے ہی امید کہ جواب شافی با بیان کافی مشروحاً ایسا حیز تحریر مین بادلیل
آوے کہ باعث شفاے علیل اور سبب رفع خلجان شیعہ ورفع قال وقیل ہووے

بینوا توجروا علی اللہ اجرکم

باسمہ سبحانہ ولہ الحمد

جواب باصواب اس سوال مشابہ سراب کا اولاً تو یہی ہے کہ کسی شیعہ کو خیال
بیعت حقہ دینیہ کرنا طرف امام عادل ومعصوم فرزند رسول کے ساتھ ایک
ظالم فاسق ومحارب نفس رسول کے بدیہۃً سفسطہ محضہ ووسوسہ بحتہ ہے
اسلئے کہ بیعت حقہ لینے والا دین مین بچانیوالا ہوتا ہے لغزش دین سے بیعت
کنندہ کو اور خود بیعت کنندہ بیعت حقہ کرتا ہے واسطے بچنے اپنی کے لغزش دین
مین پس یہان عاقل تو کجا کوئی سفیہ غافل بھی قائل وناقل نہین ہوسکتا ہی کہ احد
الثقلین منصوص التطہیر والخلافہ بآیہ تطہیر وحدیث ثقلین مع دیگر احادیث رسول
الثقلین کہ بلاشبہ وشک بری از لغزش دین ہے معاذ اللہ واسطے محفوظ رہنے

Presented by Ziaraat.Com

اپنی کے لغزش دین مین بیعت کرے گا ساتھ ایک فاسق کے جو منصوص الارتداد والالحاد ہووے بسبب محاربہ بنفس رسول رب حجاز بمنطوق حدیث حربک وحربی کے لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہرگز کوئی شیعہ صاحب فہم اس مقام مین خلجان کو راہ دے نہین سکتا جبکہ خود معاویہ نے محاربہ صریحہ سے بانفس رسول کہ عین محاربہ باخود رسول تہا اپنے تئین خارج از اسلام۔ اتفاق اہل ایمان ظاہر کر کے ایک ذرہ بہی شبہ بیعت حقہ اختیاریہ لینے کا کسی ادنے مسلم سے واسطے اپنے باقی نہ رکہا چہ جاکہ احد الثقلین اپنے حاکم اور سردار جوانان اہل جنت سے مگر یہ کہ اظہار اخذ بیعت سے ضلالت وارتداد کو اپنی دو دو آتشہ کرے اسواسطے کہ بیعت حقہ اختیاریہ مین بیعت کنندہ کو بصمیم قلب اپنے تئین محکوم محض اور بیعت گیرندہ کو حاکم اپنا فی الدین والدنیا جاننا پڑتا ہے پس کجا وہ امام زمان صاحب معجزات باہرہ کہ جسکے ساتھ بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ حسین سا سردار جوانان اہل جنان واقع کئے ہوئے ہو اور کجا بیعت حقہ حقیقیہ اختیاریہ کرنا اونہین کا معاذ اللہ معاویہ باغی طاغی سردار اہل عار و نار سے ہرگز یہ اجتماع ضدین خلاف امامت کے امام بحق مین ممکن نہین بلکہ محال ہے محال عقلاً بسبب عصمت امام اصل اور فسق ارتدادی بدیہی طرف مقابل کے اور نقلاً بدینوجہ کہ حضرت امام حسن علیہ السلام نے بسبب عدم اعوان کے عہد مصالحہ مین جو واسطے رفع منازعہ باہمی کے بمصالح

عدیدہ وحکم سدیدہ فرمایا ہے اول شرط یہ فرمائی حضرت نے ان لا یسمیہ

امیرالمومنین یعنے مین تجکو اے معاویہ امیرالمومنین نہ کہونگا اے حاکم نہ جانونگا اور اوسنے اس شرط کو قبول بہی کیا کما فی البحار پس اس شرط کے قبول کر لینے سے مصالحہ مین صاف عدم وقوع بیعت حقیقیہ مذکورہ ظاہر ہوگیا مگر اوہنون نے اس مصالحہ کو باقبول شرط مذکور اپنے محاورہ مین بیعت نام رکہہ لیا براے فریب عوام کالانعام اور براے نام آوری خود بین الانام پس امام علیہ السلام نے بسبب جاننے اس امر کے کہ یہ لوگ اس مصالحہ کو جو بسبب عدم اعوان وانصار کے مین کرتا ہون بیعت نام رکہہ لینگے پس حضرت نے اول ہی ایسی شرط اوس مصالحہ مین رکہہ دی اور دشمن نے قبول بہی کر لی کہ جس سے شبہہ بیعت حقہ حقیقیہ کا شیعہ کم فہم پر بہی باقی نہ رہے چہ جا کہ ذکی وفطن پر اب اگر کسی جگہ کلام امام مین بجاے مصالحہ کے لفظ بیعت آجاوے تو کوئی شیعہ وہو کہا نہ کہا جاوے بلکہ جانے کہ حضرت نے یہ لفظ بیعت کی حسب محاورہ وعقیدہ اون لوگون کے فرمائی ہے اور مراد اوس سے مصالحہ باشرط مذکور ہے نہ بیعت دینیہ جسطرح خود خداوند قہار نے حسب محاورہ وعقیدہ اصنام پرستان اصنام کو اون کے بہ لفظ آلہہ اپنے قول فراغ الی الھتہم فرمایا ہے اور مراد اوس سے نہی اصنام ہین نہ خدا پس جو بیعت وجہ خلجان قلب شیعہ تہی اسے بمعنے محکومیت دینیہ وہ ہرگز واقع نہین ہوئی اور جو واقع ہوئی وہ بیعت نہ تہی بلکہ وہ تہی بدیہۃً

مصالحت اسے باز رہنا منازعت سے بلا محکومیت اور اِس مصالحت
مین کوئی محل شبہہ و شک کا امام مین نہین ہے اسلئے کہ خود جناب رسالت مآب
صلی اللہ علیہ و آلہ نے مصالحہ کفار سے کیا ہے پس نہ وہان رسالت رسول
برحق مین کوئی شبہہ و شک ہے اور نہ یہان امامت امام بحق مین کوئی شک و
شبہہ ہے ہان طرف مقابل امام البتہ تارک امام ہو کر مصداق حدیث متفق علیہ
مَن لَم یَعرِف اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیتَۃً جَاہِلِیَّۃً کا بے تکلف صراحۃً ہوگیا
خوب ہوا چشم ما روشن دل ما شاد فافہم وتشکر علے ارتفاع الشبہۃ
والفساد من تائید امام العصر ونصرۃ رب العباد اور ثانیاً یہ کہ ہرگاہ
بدلائل عقلیہ ونقلیہ کتب مبسوطہ امامیہ مین مثل کتاب امامت بحار وتجرید وشرح
تجرید وغیرہ کے ثابت و واضح ہو چکا ہے کہ ائمہ ہدے نظیر قران بہ سبب
احد الثقلین ہونے کے کبھی کوئی فعل قبیح اگرچہ نظر عوام کالانعام مین قبیح ہووے
ہرگز واقع نہین کرتے ہین بسبب عصمت مستقرہ وثابتہ باٰیہ تطہیر و نیز بوجہ
شرکت علم حکیم مصلحت دان علیم و قدیر کے اور علی الدوام وہی فعل انسے واقع
ہوا کرتا ہی جو واصل و حاصل ہوتا ہے انکو از جانب خدائے عادل مثل جناب
رسول کامل خواہ کوئی صاحب معرفت بوجوہ مذکور دان حضرات ائمہ ہدے
علیہم السلام کو امام اپنا جانے اور مانے کہ وہی ناجی ہوگا بہ سبب امتثال امر
ذوالجلال کے اور خواہ امام نہ جانے اور نہ مانے اور شک کرے اون کے

Presented by Ziaraat.Com

فعل پر مثل شک عمر برصلح نامہ رسول اطہر در حدیبیہ پس وہی غیر ناجی ہوگا
بسبب عدم امتثال حکم قادر متعال کے مگر ائمہ ہدیٰ بہر حال امام رہینگے کوئی
مانے یا نہ مانے مگر شک پر رہنا اور نہ ماننا کار شیعہ نہیں ہے الغرض فعل امام
الہدیٰ مثل فعل جناب رسول خدا و فعل خود خدائے تعالےٰ خالی از قبح
ولغو ہوتا ہی حتما اور مملو بمصالح و حکم ہوتا ہی یقینا خواہ اوس مصلحت پر کوئی
مطلع ہووے یا نہ ہوئے حاکم و امام اصل کا مطلع کرنا مصلحت فعل پر
اپنے تابع و محکوم کو ہر مقام مین لازم و ضرور نہین بلکہ بعض اوقات مین
عدم اطلاع سے مصلحت فعل پر از جانب حاکم و امام اصل حال تابع و محکوم کا
بخوبی منکشف ہوتا ہی کہ کون اس حاکم کو مصلحت دان بری از لغزش جانتا
ہے اور کون بسبب اپنی سوء ظن کے اوس فعل مین اسکو حاکم از جانب خدائے
مصلحت دان نہین جانتا ہے پس ہر شیعہ کو کلیہ مذکورہ سابقہ سے بعلم الیقین
بلکہ بعین الیقین و حق الیقین جاننا چاہیے کہ ہر فعل ان کا ضرور مشتمل اوپر کسی مصلحت
وخوبی کے ہوگا جزما خواہ وہ مصلحت فعل اسکو معلوم ہو یا نہ ہو مگر استفسار کرنا
مصلحت فعل امام کا امام سے اسمین کوئی قباحت نہین ہے بلکہ باعث صفا
وجلائے قلب مومن موقن ہے اور سبب ارتفاع شبہہ و شک مومن غیر موقن
ہے تا یہ منافق نہ ہونے پائے اور ورطہ ہلاکت مین نہ پڑنے پائے۔
چنانچہ کتاب علل الشرایع مین منقول ہے ابو سعید سے کہ وہ کہتے ہین عرض کی مینے

خدمت جناب امام حسن بن علی بن ابیطالب علیہ السلام مین کہ یا ابن رسول اللہ
آپ نے کیون مداہنہ ومصالحہ کیا معاویہ سے حالانکہ بتحقیق جانتا ہون مین
کہ حق طرف آپ ہی کے ہے نہ طرف معاویہ کے اور مین خوب جانتا ہون
کہ معاویہ ضال و باغی ہے پس فرمایا جناب امام حسن علیہ السلام نے یا ابا سعید
آیا مین نہین ہون حجۃ اللہ خلق اللہ پر اور امام بحق تمام خلق پر بعد اپنے پدر بزرگوار
یعنے علی مع الحق والحق مع علی حیثما دار کے عرض کی مینے سب آپ ہین حجت خدا
اور امام خلق اللہ پر فرمایا حضرت نے آیا نہین ہون مین وہ امام کہ فرمایا ہے
جناب رسول صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے واسطے میرے اور میرے بہائی کے
الحسن والحسین امامان قاما او قعدا یعنے حسن اور حسین دونون امام
ہین ہر حال مین قایم بجہاد ہون خواہ قاعد از جہاد ہون بسبب کسی مصلحت و تقیہ کے
حسب موقع ومحل ابو سعید کہتے ہین عرض کی مینے بلی ہر حالین آپ دونون بہائی
امام خلق ہین بے شبہہ فرمایا حضرت نے پس مین اسوقت امام ہون اگر قیام
بجہاد کرتا اور مین امام ہون ہرگاہ کہ قعود کیا مینے جہاد سے اور مصالحہ کرکے
باز رکہا مینے اپنے تئین جہاد سے اے ابا سعید علت مصالحہ میری ساتھ
معاویہ کے علت مصالحہ رسول اللہ ہے ساتہہ بنی ضمرہ اور بنی اشجع اور
ساتھ اہل مکہ کے جب واپس پہرے ہین وہ حضرت حدیبیہ سے کہ وہ سب
لوگ کفار تھے بالتنزیل اے بت پرست وغیر موحد تھے صراحتہ اور معاویہ

Presented by Ziaraat.Com

اور اصحاب اوسکے کہ جن سے مینے مصالحہ کیا ہے وہ سب کافر ہین بالتاویل
اسکے ظاہر مین اگرچہ کلمہ گو ہین مگر بسبب لڑنے اور پھیرے رہنے کے امام عصر
معصوم سے کافر ہین بالتاویل یا ابا سعید جسوقت کہ ہوئین امام جانب خدا تعالی
سے تو ہین واجب ہے اے نہین ممکن ہے کہ منسوب بسفاہت کیجاوے
رائے میری اوس چیز مین کہ بجالاؤنمین مصالحہ ہو یا محاربہ اگرچہ وجہ حکمت میری
فعل کے مشتبہ وملتبس ہو اور ون پر آیا ہنین دیکھتا ہے تو خضر پیغمبر کو جب سوراخ
کیا سفینہ مین اور قتل کیا غلام کو اور درست کیا دیوار کو تو ناراض ہوئے
تھے موسیٰ علیہ السلام فعل خضر پر بسبب مشتبہ وملتبس ہونے وجہ حکمت کے
موسیٰ علیہ السلام پر یہانتک کہ خبر دی خضر نے موسیٰ علیہ السلام کو پس راضی
ہوئے موسیٰ اون کے فعل پر اسیطرح مثل خضر پیغمبر کے مین ہون کہ تم لوگ
ناراض ہوئے مجھسے میرے اس فعل پر بسبب جہل وناواقفیت اپنی کے وجہ
حکمت سے فعل مین میرے اے ابا سعید اگر نہ کرلیتا مین جو کچھہ کے بجالایا مین
یعنے مصالحہ تو ہر آئینہ نہ باقی رہتا شیعون سے ہمارے روی زمین پر کوئی شخص
مگر وہ قتل کیا جاتا تمام ہوا ترجمہ عبارت علل الشرائع کا اب لازم و واجب ہے
ہر مومن ضعیف العقیدہ پر کہ بعد استماع اس کلام بلاغت نظام امام علیہ السلام
کے کہ ملک الکلام اور گویا عین کلام ملک علام اور تقریر قادر منعام ہے اور
بیحد مسکن قلب شیعہ خوش انجام ہے کوئی شیعہ تو اپنے دل عقیدت

Presented by Ziaraat.Com

منزل مین کسی طرح وسوسہ شیطانیہ کو بہ نسبت معاملہ امام عالیمقام علیہ الاف
السلام کے راہ نہ دی ورنہ پھر انجام بخیر ہونا بخیر ہے اسلئے کہ ارشاد امام
علیہ السلام کی تفصیل یہ ہے کہ ہرگاہ خود جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
و الہ وسلم مقام حدیبیہ مین کہ وہ حضرت عمرہ بجالانے کعبہ کو گئے تھے اور
کفار قریش داخل ہونے سے کعبہ مین اور عمرہ بجالانے سے مانع ہوئے تھے
باین حد کفار سے مصالحہ مغلوبانہ فرما دین کہ اگر کوئی مسلمان اونکے طرف
جاوے تو وہ گرفتار رکھین اور نہ دین اور اگر کوئی کافر اونین کا اسطرف
آجاوے تو وہ گرفتار نہ رکھا جاوے بلکہ حوالہ کر دیا جاوے اور
نیز بسم اللہ الرحمن الرحیم صلحنامہ سے اور لفظ رسول اللہ نامہ نام سے
کے حسب مرضی کفار محو لیجاوے چنانچہ اسکی تصریح کتب شیعہ مین اور سنت
کیان صحیح بخاری تک مین ہے اور حضرت رسول اللہ ان سب امور کو قبول
و بجالا کر اون کفار سے مصالحہ فرما کے بغیر داخل ہونے کعبہ کے اور بدون
حج و عمرہ بجالانے کے مدینہ واپس تشریف لیجاوین اور محاربہ و جہاد کفار سے
نہ فرماوین درحالیکہ ہمراہ حضرت رسول کے لشکر جرار مع جناب حیدر کرار
غیر فرار علیہ صلوات اللہ الجبار تعدادی چار سو اوپر ایک ہزار حاضر ہوئے
مگر با اینہمہ امور مصالحہ رسول باکفار قریش نہ قادح رسالت حضرت رسول
ہوا نہ باعث شک و شبہہ کا کسی مسلم کے ہوا سوائے ایک حضرت عمر کے

کہ البتہ اونہون نے بے تکلف باغیظ تمام بر رسول انام اپنی زبان سے یہہ
جاری کیا واللہ ماشکلت منذ اسلمت الا یومئذ جیساکہ کتاب
زاد المعاد فی ہدے خیر العباد وغیرہ مین کہ کتاب معتبر ہے اہلسنت کی
موجود ہے پس یہان مصالحہ فرزند رسول باعدم انصار بہی معاویہ باغی
سے نہ قادح امامت امام ہوگا اور نہ باعث شبہہ وشک کسی مسلم کے
ہوگا مومن موقن کا کیا ذکر ہے بلکہ دونون مقام مین رسول اور خلیفۂ رسول
کہ منیب ونائب دونون معصوم ہین بیک نص صریح ایک حال ہی برحق
ہونے مین جیساکہ دونون کی طرف مقابل کا ایک حال ہے باطل محض
ہونے مین کما لا ستزۃ فیہ اور نیز جبکہ خود جناب رسول اللہ نے
بہ سبب اپنے فرزندون حسنین کے قاما وقعدا ایسی دو لفظ فرمائی
کہ ایک لفظ تو دال ہے جہاد بالسیف پر اور اسی کو جناب رسول اللہ نے
جہاد اصغر فرمایا ہے اور دوسری لفظ دال ہے قعود از جہاد پر اور وہ
جہاد نفس اور جہاد صبر ہے اور اسی کو حضرت رسول اللہ نے جہاد اکبر
فرمایا ہے پس حسب اشارہ فصیحہ وبلیغہ رسول اطہر سبط اکبر نے جہاد اکبر
اور سبط اصغر نے جہاد اصغر فرماکے اپنے اپنے مرتبہ کے موافق شجاعت
کاملہ کو ظاہر کرکے قول رسول کامل کی تصدیق کامل بالتحقیق فرمادی ان
اشارات رسول کو سوائے فرزندان رسول کے کون سمجھے اور باتصدیق

قول رسول تاسّی فعل رسول اور فعل نفس رسول ہی ہو گئی اسلئے کہ
جناب رسول اللہ نے جہاد اصغر باکثرت لشکر ظفر پیکر مثل جنگ احد و خیبر کے
اور جہاد اکبر مثل صلح حدیبیہ کے باکثرت ناصر و یاور واقع کیا تھا اوسیطرح
نفس رسول نے بعد ارسول جہاد اکبر بسبب عدم اعوان کے پچیس ۲۵
برس فرمایا تھا اور باقی پانچ برس مین جہاد اصغر ناکثین وقاسطین و مارقین سے
حسب ارشاد جناب سید المرسلین واقع کیا تہا پس جناب حسنین علیہما السلام
مین سے فرزند اکبر نے بسبب عدم اعوان و انصار کے تاسّی اپنے جد و
پدر کے جہاد اکبر مین کر کے معاویہ باغی سے مصالحہ فرمایا کہ یہی جہاد اکبر تہا
اور فرزند اصغر نے باقلت انصار تاسّی اپنے جد عالیمقدار اور پدر نامدار کی
جہاد اصغر مین کر کے ستر ہزار کے گروہ پر صحرا کربلا مین جہاد اصغر یعنے جہاد
بالسیف تین روز کی بہوک و پیاس مین کنار فرات واقع فرما کے حق
و باطل کو عیانا جدا کر دیا اب کوئی نہین کہہ سکتا کہ انہون نے کیون مصالحہ
کیا اور اونہون نے کیون محاربہ کیا اسلئے کہ فرزند اکبر کے حصہ مین مصالحہ
جد و پدر آیا اور فرزند اصغر کے حصہ مین محاربہ جد و پدر آیا ہر ایک بہائی نے
اپنا اپنا حصہ پایا اب تو کسی مومن کے قلب مین بعد ایسے حجج قاطعہ ساطعہ کے
سوائے تصدیق حجج اللہ کے چون وچرا کو اونکے افعال مین کہ وسوسہ
محضہ ہی راہ نہ ملی کی واللہ یہدی من یشاء الی صراط مستقیم

اور ثالثاً یہ ہے کہ حضرت امام حسن علیہ السّلام نے واسطے دفع رہنے
اسی شبہہ کے جو شیعون کو ترک جہاد پر بہ نسبت اپنے امام منصوص بحق
کے ہوا اور ابتک ہو رہا ہے پہلے ہی سامان جہاد اور ارادہ محاربہ
با معاویہ فرمایا تا کوئی شیعہ میری طرف بدظن ہونے پائے ترک جہاد
و فعل مصالحہ پر اگر مجھسے واقع ہووے بعد بے سامانی جہاد کے اور وہ
سامان جہاد یہ فرمایا کہ حضرت نے اول زمان امامت مین کئی ہزار عیالت
اتباع و تشیع کو کئی روز کی فہمایش مین آمادہ بجہاد معاویہ پر کرکے طرف
ساباط مدائن کے بھیجا اور فرمایا کہ وہان تم سب توقف کرنا تا آنکہ مین
وہان پہونچون چنانچہ کئی ہزار کا لشکر اوسی مقام پر گیا اور چند روز وہان
اون کو گذرے کہ جناب امام حسن علیہ السّلام بھی اوس مقام پر مسلح
پہونچے اور شب کو وہان آ... فرمایا کے صبح کو حضرت نے ارادہ کیا
کہ امتحان اپنے اصحاب کا قبل مقابلہ معا... کے فرمائین تا دریافت
ہو جاوے سب کو کہ ان لوگون کا میری طاعت مین کیا حال ہے پس
حکم فرمایا کہ نماز مین سب جمع ہون پس جب وہ سب مجتمع ہوے حضرت
منبر پر تشریف لے گئے اور خطبہ فصیحہ مین بعد حمد و نعت کے فرمایا
کہ مین کسی مسلم کے ساتھہ نہ کینہ رکھتا ہون اور نہ ارادہ برائی کا ہے
اور مین ناظر ہون تم سب کا بہتر اوس نظر سے کہ جو تم سب کو واسطے

Presented by Ziaraat.Com

اپنی نفسون کے ہے پس نہ مخالفت کرنا تم سب میرے امر کے اور نہ رد و
قدح کرنا تم میری رائے پر راوی کہتا ہے کہ اس کلام خیریت انجام پر
حضرت کے اوس لشکر کا یہ حال ہوا کہ بعض نے بعض کو دیکھا اور کہا
سب نے آپس مین کہ دیکھتے ہو کیا ارادہ ہے ان کا اس کلام سے سبلے
کہا کہ ہمکو تو یہ مظنہ ہوتا ہے کہ یہ حضرت مصالحہ کرینگے معاویہ سے
پس معاذ اللہ کہا سب نے کفر واللہ الرجل بعد اسکے وہی سب
حملہ آور ہوئے خیمہ پر امام حسن علیہ السلام کے اور سب نے لوٹ
لیا خیمہ حضرت کا تا اینکہ کھینچ لیا دوڑ کر مصلے حضرت کا تحت قدم
مبارک سے حضرت کے بعد اوسکے حملہ کیا خود امام حسن علیہ السلام پر
عبد الرحمن بن عبد اللہ ازدی بیچیانے پس کھینچ لیا ردا حضرت کو
گردن سے حضرت کے پس رہ گئے حضرت بغیر رداکے بیٹھے ہوئے
شمشیر حمایل کئے رہے پس حضرت گھوڑے پر سوار ہو کر تا مقام
ساباط پہونچے کہ جراح بن سنان نے بنی اسد مین سے دوڑ کر
لگام پر ہاتھ ڈال دیا اور ایک لفظ بیہودہ کہکر حضرت کی ران پر
خنجر مارا کہ تا استخوان پہونچا پس حضرت اوسکی گردن مین لپٹ گئے
اور دونون زمین پر گر پڑے پس عبد اللہ بن حنظل طای نے خنجر کو
اوسکے ہاتھ سے لیکر اوسیکے پیٹ مین مارا اور ایک بزرگوار نے

Presented by Ziaraat.Com

ناک کو اوسکی کاٹ لیا کہ وہ شقی جہنم واصل ہوا اور دوسرا شخص رفیق اوسکا بھی قتل کیا گیا اور امام حسن علیہ السلام کو ایک سریر پر اوٹھاکر مدائن لے گئے اور وہان علاج زخم کا شروع ہوا اور ایک جماعت نے روساے قبائل سے طرف معاویہ کے مخفی لکھہ بھیجا کہ ہم تیرے مطیع ہین اگرچہ ہمراہ ان کے ہین اور تو ہماری طرف چلا آ کہ ہم ضامن ہوتے ہین کہ جب تو یہان پہونچے گا تو ہم سب ملکر امام حسن علیہ السلام کو گرفتار کرکے تیرے حوالہ کر دینگے اور مدائن مین حضرت اوسی حال علاج زخم مین تھے اور حضرت نہایت اوس زخم ران سے بیچین اور درد ناک تھے کہ زید بن وہب جہنی نے حاضر خدمت اقدس ہوکر عرض کی یا بن رسول اللہ اب راے آپکی کیا ہے اسلئے کہ مردم متحیر ہین پس فرمایا حضرت نے واللہ معویہ واسطے میرے بہتر ہے ان لوگون سے جو گمان کرتے ہین کہ ہم شیعہ ہین یھی درپے ہوگئے میرے قتل کے اور لوٹ لیا اسباب مسافرت میرا اور چھین لیا مال میرا واللہ اگر مین عہد لون معاویہ سے یعنے مصالحہ کرلون کہ جس سے میری اور میرے اہل کی جان کو امان ملجاوے تو یہ امر بہتر ہے اس سے اے زید کہ یہ سب لوگ خود مجکو قتل کرین اور ضائع و برباد ہون اہلبیت میرے اور

اہل میرے واللہ اگر مقاتلہ کرتا مین معویہ سے تو ہر آئینہ بہی سب لوگ
میرے لشکر کے خود گردن میری پکڑتے اور مجہے حوال معاویہ کے
کردیتے زندہ و سالم پس واللہ مسالمہ و مصالحہ کرلینا میرا درحالیکہ
مین عزیز ہون بہتر ہے اس سے کہ معویہ مجکو قتل کرے حالت اسیری مین
یا منت رکہے مجہپر اور رہا کردے مجکو تو ایکسبکی ا بہت رہجائیگی
بنی ہاشم مین تا آخر دہر اور معویہ مع اولاد کے ہمیشہ احسان اپنا
جتائیگا بسبب اس رہا کرنے کے ہمارے زندہ و مردہ پر آب مین
کہتا ہون کہ جس امام کا اکثر لشکر بانجد قبل مقابلہ کے منحرف
نکلے کہ خود ہی بنطنہ صلح اپنے امام کے قتل کرنے کا ارادہ مصمم
کرے اور نوبت خنجر مارنے کی بہی آجاوے تو وہ امام بے
ناصر و یاور اپنے دشمن سے کسطرح محاربہ کرسکتا تھا بجز مصالحہ
کے ابہی انہین بدون لشکرکشی کے حضرت نے مصالحہ نہین کیا کہ یہی سب
مدعیان تشیع کہتے کہ یہ کیسے امام ہین کہ ہم ہزارون شیعہ جان
نثار سربکف موجود تھے نصرت کو اور ہم سے نصرت نہ لی اور صلح
کرلی تو حضرت نے پہلے اونہین موجود ین کو اونہین کے ہاتہہ
اور زبان سے معدودین دکہادیا تب بعد ختم حجت و ظہور وجوہ
کے حضرت امام حسن علیہ السلام نے چار و ناچار ترک محاربہ کرکے

نوٹ رسالہ ھذا خاص شیعہ لوگوں کیواسطے طبع کیا گیا ہے حضرات اہلسنت نہ ملاحظہ فرماویں

مصالحہ فرمایا کہ یہی اصلح وارجح بلکہ واجب تھا حضرت پر کما لا یخفی علی اولی الالباب ولنختم الجواب حامداً وشاکراً لملہم الصواب قد تبین الرشد من الغی ٭ بفضل القادر الحی ٭ وقع الفراغ من تسوید ھذہ الرسالۃ المسماۃ بعین حق نما فی السابع والعشرین یوم الجمعۃ من رمضان المبارک سنہ ۱۳۱۳ ھجری

قطعہ تاریخ از مورخ کامل

زفضل خالق کامل رسالہ چون مرتب شد
کہ تحریرش بے عالم ہمیشہ شافی وکافی
سروش غیب بہر سال ہجری گفت آذرہ
زعین حق نما بنگر بہار گلشن وافی
سنہ ۱۳۱۳

... مطبوعہ مطبع ... اعشری سید عابد علی بتاریخ ۲۲ ماہ شوال مطابق ۱۰ اپریل ۱۸۹۶